## سوال

(400)انشورنس کی شرعی حیثیت

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاانشورنس کروانا جائز ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامی میں انشورنس کرانا ناجائز ہے کیونکہ اس میں حرام خوری کی متعدد صورتیں پائی جاتی ہیں چنانچہ بیمہ کمپنیوں کے ہاں یہ طے شدہ اصول ہے کہ جس چیز کا بیمہ ہوچکا ہے اگر وہ معینہ مدت سے پہلے مرجائے یاہلاک ہوجائے توبیمہ کی پوری رقم اس کے ورثاء یامالکوں کوادا کی جاتی ہے اوراگروہ مقررہ مدت تک زندہ رہے تو کل جمع شدہ رقم مع سوداس کوادا کی جاتی ہے اوراگرکچھ قسطیں اداکرکے باقی کی ادائیگی سے وہ قصداًانکار کردے یا مجبوراًوہ ادانہ کرسکے توپھر اداشدہ رقم بحق کمپنی ضبط کرلی جاتی ہے سوال یہ ہے کہ پوری رقم کس معاملہ میں اداکی جاتی ہے جب کہ اصل تعلق حوادث کی وجہ سے پہلے ہی منقطع ہوچکا ہے ظاہر ہے کہ کمپنی نے یہ پیسہ سود پر لگارکھا ہوتا ہے جس کا ادنی منافع اس کے ورثاء کو دیا جاتا ہے باقی وہ ذمہ داران خود ہضم کرجاتے ہیں اوراگرکہا جائے کہ بیمہ کرانے والا تو" مضارب " ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ "مضاربت "میں تو نسبت حصہ کا تعین ہوتا ہے اورطرفین نفع ونقصان میں برابر کے شریک رہتے ہیں جب کہ بیمہ کمپنیوں کے ہاں نسبت ادائیگی پہلے سے متعین ہوتی ہے اسی نام کا نام سود ہے اس طرح یہ بھی ممکن ہے بعد میں بیمہ کرانے والے کی رقم پہلے کوادا کی جائے ۔

سوال یہ ہے کہ پہلے کو یہ کس حق کے تحت دی گئی ہے اس کا نام قمارنہ رکھا جائے تواورکیا ہے ؟ نیز کچھ قسطوں کی ادائیگی کے بعد باقی سے عاجز آجانا قصداً رقم جمع نہ کرانے کی صورت میں جمع شدہ رقم ضبط کرلینا کون سے شرعی ضابطہ میں جائزہے ؟ یہ دوسرے کا مال باطل طریقہ سے کھانا نہیں ہے تواورکیا ہے ؟

انہی قباحتوں کی بناء پرانشورنس کا کاروبار کرنا حرام ہے ۔ دراصل معاملہ ہذا یورپ کے مظالم سرمایہ داری کا طبعی تقاضا ہے دین اسلام میں اس کے جواز کا تصور بھی ناممکن اور محال ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

# ج1ص706

محدث فتویٰ